صدارتی سیکرٹریٹ (پبلک)

ایوان صدر، اسلام آباد

جناب احمد بلال محبوب

بنام

قومی اسمبلی سیکرٹریٹ

شکائت نمبر HQR/0001942/2013 پر وفاقی محتسب کے فیصلے/حکم نامے/نتائج/سفارش مورخہ 30۔ستمبر 2013 کے خلاف اپیل

محولہ بالا موضوع پر آپ کی اپیل مورخہ 25۔اکتوبر 2013 کے حوالے سے حسب ہدایت گزارش ہے کہ صدر پاکستان نے درج ذیل حکم نامہ جاری کیا ہے:

۲۔ وفاقی محتسب کے فیصلے سے متاثرہ اور غیر مطمئن سیکرٹری قومی اسمبلی سیکرٹریٹ/ایجنسی نے بطور اپیل کنندہ نے مذکورہ اپیل دائر کی۔نتائج/سفارشات پر مبنی معترضہ فیصلے کا متعلقہ حصہ درج ذیل ہے:

''نتائج/سفارشات

۴۔ شکایت، ایجنسی (قومی اسمبلی سیکرٹریٹ) کے جواب اور شکایت کنندہ کے استرداد کا جائزہ لینے کے بعد، مطلوبہ معلومات یعنی معزز ارکان پارلیمنٹ، جو عوام کے منتخب نمائندے ہیں، کی حاضری کا ریکارڈ دینے سے انکار سے واضح ہوتا ہے کہ یہ اس جمہوری روح کی مطابقت میں نہیں ہے جسے ایک جمہوری نظام کا لازمی جزو ہونا چاہیے۔حتیٰ کہ، معزز ارکان کی حاضری کے ریکارڈ سے وہ لوگ جنہوں نے ان کا انتخاب کیا ہے ان کی بطور عوامی نمائندہ کارکردگی کا جائزہ لے سکتے ہیں۔واضح بات ہے کہ ایک جمہوری نظام میں یہ لوگوں کا حق ہے کہ انہیں معلوم ہو کہ ان کے نمائندے پارلیمان میں ان کی آواز اٹھانے کیلئے موجود ہیں۔یہ معلومات نجی یا ذاتی نوعیت کی نہیں ہیں اور یقیناً عوامی دائرہ کار میں آتی ہیں۔لہذا لوگوں کو

ان معلومات سے انکار، جمہوری عمل نہیں ہوگا۔

۵۔ مذکورہ بالا حقائق کی روشنی میں، قومی اسمبلی سیکرٹریٹ کو ہدایت کی جاتی ہے کہ شکایت کنندہ کو حاضری کا مطلوبہ ریکارڈ فراہم کیا جائے۔

۶۔ ' ان نتائج کی نقل کی وصولی کے 15 یوم کے اندر تعمیل کی رپورٹ دی جائے یا اس پر عمل نہ کرنے کی وجوہات کو صدارتی حکم نامہ نمبر 1 بابت 1983 کے آرٹیکل (2)11 کے تحت آگاہ کیا جائے۔"

۳۔ موجودہ کارروائی، آرڈیننس معلومات کی آزادی 2002 (معلومات کا قانون) سے متعلق ہے، جس کے تحت شکایت کنندہ جناب احمد بلال محبوب صدر، پاکستان انسٹیٹیوٹ آف لیجسلیٹو ڈویلپمنٹ اینڈ ٹرانسپرنسی (پلڈاٹ) نے متعلقہ قانون کی دفعہ 19 کے تحت ایک درخواست دائر کی جس میں انہوں نے ایجنسی بطور پبلک باڈی (قومی اسمبلی سیکرٹریٹ) کی جانب سے مطلوبہ معلومات دینے سے انکار پر اعتراض کیا، یعنی معلومات کے قانون کے مفہوم میں درخواست دہندہ نے ایجنسی بطور پبلک باڈی سے ارکان قومی اسمبلی کی حاضری سے متعلق معلومات (مطلوب معلومات) فراہم کرنے کی درخواست کی تھی اور اپنی درخواست میں، جو اس فائل کے صفحہ 54 پر دستیاب ہے، شکایت کنندہ نے ان معلومات/ ریکارڈ کے حصول کی وجہ بیان کی تھی یعنی یہ معلومات انہیں تحقیق [ریسرچ] کے مقصد کیلئے مطلوب ہیں۔ درخواست دہندہ نے وفاقی محتسب کے روبرو کارروائی کے دوران بھارتی پارلیمان کے ارکان کی حاضری کے ریکارڈ کی تفصیلات بھی پیش کی تھیں۔ (اس فائل کا صفحہ 48)، جو بھارتی پارلیمان کی ویب سائٹ پر بھی دستیاب ہے۔ درخواست دہندہ کے مطابق، مطلوبہ معلومات نہ تو خفیہ معلومات کے زمرے میں آتی ہیں اور نہ ایسی معلومات کو متعلقہ قانون کے تحت افشاء سے استثنٰی ہی حاصل ہے۔

۴۔ وفاقی محتسب کے روبرو ایجنسی کا موقف منجملہ طور پر یہ تھا کہ مطلوبہ معلومات، اسلامی جمہوریہ پاکستان کے آئین کے آرٹیکل 67، جسے قواعد کارروائی اور انضباط کار قومی اسمبلی بابت 2007 (جس کا بعد ازاں **اسمبلی قواعد** کے طور پر حوالہ دیا جائے گا) کے قواعد 28 اور 283 کے تحت ممنوع ہیں۔ ایجنسی نے اپنے دفاع میں مذکورہ بالا متعلقہ قانون کی دفعات 7، 8

اور 17 کا حوالہ بھی دیا۔ ایجنسی کے مطابق جب سپیکر قومی اسمبلی کوئی فیصلہ دے دے تو اس کو کسی بھی جگہ چیلنج نہیں کیا جا سکتا۔

۵۔ فریقین کا موقف سننے اور اس پر ان کے دلائل پر غور کے بعد معترضہ فیصلہ دیا گیا۔ نتیجتاً شکایت کنندہ کے دلائل کو وفاقی محتسب نے وزن دیتے ہوئے معترضہ فیصلے کے پیرا 4 میں تحریر کیا ''مطلوبہ معلومات یعنی معزز ارکان پارلیمنٹ' جو عوام کے منتخب نمائندے ہیں' کی حاضری کا ریکارڈ دینے سے انکار سے واضح ہوتا ہے کہ یہ اس جمہوری روح کی مطابقت میں نہیں ہے جسے ایک جمہوری نظام کا لازمی جزو ہونا چاہیے''۔

٦۔ اس اپیل میں ایجنسی/ پبلک باڈی یعنی قومی اسمبلی سیکرٹریٹ نے بنیادی طور پر اپنے اسی موقف کو دہرایا جو اس نے وفاقی محتسب کے روبرو اختیار کیا تھا۔ اس کے ساتھ ساتھ موجودہ اپیل میں یہ موقف بھی اختیار کیا گیا کہ قومی اسمبلی کے اعلیٰ آئینی ادارہ ہونے کے ناطے اس کے خلاف حکم نامہ وفاقی محتسب کے عہدے کا قیام (صدارتی حکم نامہ نمبر 1 بابت 1983) (قانون محتسب) کے تحت وفاقی محتسب کے روبرو تحقیقاتی نوعیت کی کارروائی نہیں ہو سکتی اور ایسی کارروائی صرف اس حکومتی اہلکار کے خلاف ہو سکتی ہے جس کا اقدام یا فیصلہ قابل اعتراض ہو۔ (اس اپیل میں) ایجنسی نے آئین پاکستان کے آرٹیکل 66 کا سہارا لیتے ہوئے دلیل دی کہ مطلوبہ معلومات ارکان قومی اسمبلی کے استثنیٰ اور استحقاقات سے متعلق ہیں لہذا شکایت کنندہ/ درخواست دہندہ کو فراہم نہیں کی جا سکتیں۔ موجودہ اپیل میں موقف اختیار کیا گیا کہ وفاقی محتسب نے محتسب قانون کی دفعہ 2 کے تحت اپنے دائرہ سماعت کا غلط استعمال کیا ہے کیونکہ ریکارڈ پر ایسا کوئی مواد نہ ہے جو ایجنسی (قومی اسمبلی سیکرٹریٹ) کی جانب سے بدانتظامی کا مظہر ہو۔ دوسری طرف' شکایت کنندہ نے اپنا جواب داخل کیا ہے اور ایجنسی کے دعوے اور دلائل کو رد کرتے ہوئے اپنے گزشتہ موقف کو دہرایا ہے کہ معلومات کے قانون کے تحت مطلوبہ معلومات' کسی استثناء کے زمرے میں نہیں آتیں جیسا کہ خود معلومات کے قانون بشمول دفعات 8, 15, 16, 17 اور 18 میں مذکور ہے۔ شکایت کنندہ نے آئین پاکستان میں حال ہی میں شامل کئے گئے آرٹیکل 19-A کا سہارا بھی لیا ہے جو معلومات کی آزادی کے حق سے متعلق ہے۔

٧۔ اس معاملے کے ریکارڈ کا جائزہ لیا گیا ہے اور (فریقین کے) باہمی دلائل کو بھی سامنے رکھا گیا ہے؛ وفاقی محتسب کے روبرو درخواست مذکورہ بالا معلومات کے قانون کی دفعہ 19 کے تحت دائر کی گئی نہ کہ صدارتی حکم نامہ نمبر 1 بابت 1983 (قانون محتسب) کے تحت' لہذا اس حوالے سے ایجنسی کا موقف نوعیت کے لحاظ سے غلط فہمی پر مبنی ہے۔

۸۔ معلومات کے قانون کی تعریفات والی شق، دفعہ 2 کی ذیلی دفعہ (h) پبلک باڈی کی تعریف اس طرح کرتی ہے کہ اس میں (مجلس شوریٰ) (پارلیمان) کا سیکرٹریٹ شامل ہے۔ مجلس شوریٰ (پارلیمان) آئین پاکستان کے آرٹیکل 50 میں مذکور ہے اور اس میں دونوں ایوان یعنی قومی اسمبلی اور سینیٹ شامل ہیں۔ اس کا مطلب ہے کہ اسی وجہ سے قومی اسمبلی سیکرٹریٹ کا ہر ریکارڈ معلومات کے قانون کے دائرہ عمل سے باہر نہیں ہیں بلکہ صرف وہ معلومات اور ریکارڈ اس سے مستثنیٰ ہو گا جو اس (معلومات کے قانون) کے متعلقہ احکامات میں واضح طور پر مذکور ہو؛ یعنی دفعہ 8 جسے دفعات 17,16,15,14 اور 18 سے ملا کر پڑھا جائے، یا متعلقہ اسمبلی قواعد بابت 2007 واضح طور پر اس معلومات کو افشاء کرنے سے باز و ممنوع کرتے ہوں۔ دفعہ 8 ان معلومات کے بارے میں ہے جو دفعہ 7 کے مفہوم میں عوامی ریکارڈ نہ ہو، جبکہ دفعہ 14 ایسی معلومات کے بارے میں ہے جو واضح طور پر افشا سے مستثنیٰ ہو، جیسے کوئی ایسی معلومات جو بین الاقوامی تعلقات کو خراب کر دے یا جس کے افشا سے سکیورٹی کے اقدامات پر منفی اثر پڑے۔ اسی طرح، دفعہ 17 ذاتی اور نجی معلومات کے افشا نہ کرنے کے بارے میں ہے اور دفعہ 18 اس مستثنیٰ معلومات کے بارے میں ہے جو پاکستان کے اقتصادی مفاد کو سنگین اور بڑے خطرے سے دوچار کرنے کا باعث ہوسکتی ہے۔ جہاں تک ایجنسی/ پبلک باڈی (موجودہ اپیل کنندہ) کی جانب سے مطلوبہ معلومات پر سپیکر کی رولنگ کے حوالے کا تعلق ہے، ریکارڈ سے پتہ چلتا ہے کہ 25۔فروری 2013 کا انکاری خط، جسے وفاقی محتسب کے روبرو چیلنج کیا گیا تھا، اس پر ایجنسی کے ڈپٹی سیکرٹری (قانون سازی) کے دستخط تھے اور موجودہ اپیل کنندہ کا 25 فروری 2013 کا مذکورہ معترضہ فیصلہ، نہ تو سپیکر قومی اسمبلی کا فیصلہ ہے اور نہ اس پر ڈپٹی سیکرٹری مذکورہ نے یہ تحریر کیا ہے کہ یہ فیصلہ سپیکر قومی اسمبلی کی جانب سے بھیجا جا رہا ہے۔ مزید برآں، موجودہ معاملے کے حقائق پر آئین کے آرٹیکل 66 اور 67 کا اطلاق نہیں ہوتا کیونکہ آرٹیکل 66 بنیادی طور پر رکن اسمبلی کو ایوان میں کی گئی تقاریر پر استثناء اور استحقاق کے بارے میں ہے اور آرٹیکل 67، ایوان میں انجام دی جانے والی کارروائی کے حوالے سے قواعد انضباط کار وضع کرنے کے بارے میں ہے۔ اسی طرح مذکورہ بالا آئین پاکستان کے آرٹیکل 19-A کو مدنظر رکھتے ہوئے مذکورہ اسمبلی قواعد کے قواعد 28 اور 283، منجملہ طور پر کسی بھی طرح اطلاق پذیر نہیں ہوتے کیونکہ یہ آرٹیکل مذکورہ بالا معلومات کے قانون کو تقویت دیتا ہے جو مقننہ/ پارلیمان نے خود منظور کیا ہے۔ اگر مطلوبہ معلومات کو معلومات کے قانون کے دائرہ عمل سے باہر نکال دیا جائے تو دفعہ 8 کی ذیلی دفعہ (i) کے مفہوم میں وفاقی حکومت نے ایسا کر دیا ہوتا۔

۹۔ ایجنسی کے موقف کو قبول نہ کرنے کی دوسری وجہ یہ ہے کہ یہ بات ریکارڈ پر ہے کہ قومی اسمبلی کی کارروائی الیکٹرانک میڈیا پر ٹیلی کاسٹ کی جاتی ہے۔ اسمبلی قواعد میں بھی کچھ ایسی مخصوص شقیں ہیں جو اخفا رکھنے کے بارے میں ہیں اور متعلقہ قواعد 22, 26 اور 27 ہیں جو قومی اسمبلی کی خفیہ نشستوں کے منعقد کرنے اور ان کی کارروائی کی رپورٹنگ کے بارے میں ہیں۔ حتیٰ کہ اسمبلی قواعد 2007 کے قاعدہ 282 کے تحت' قومی اسمبلی/ ایجنسی کا سیکرٹری ہر نشست کی کارروائی کی مکمل رپورٹ تیار کرنے اور اسے شائع کرنے کا پابند ہے۔ جس کا مطلب ہے کہ ایجنسی کے پاس دستیاب تمام دستاویزات اور ریکارڈ خفیہ نہیں ہوتا۔

۱۰۔ مذکورہ بالا بحث کا خلاصہ یہ ہے کہ مطلوبہ معلومات' معلومات کے قانون کے استثناء کے زمرے میں نہیں آتیں جیسا کہ اوپر بیان کیا گیا ہے اور اندریں حالات' وفاقی محتسب کے مذکورہ فیصلے پر اعتراض کی گنجائش نہیں ہے اور اس میں کسی مداخلت کی ضرورت نہ ہے۔

۱۱۔ لہذا صدر پاکستان نے ایجنسی / پبلک باڈی' قومی اسمبلی سیکرٹریٹ کی مذکورہ اپیل مسترد کردی ہے۔ ایجنسی' تعمیل کی رپورٹ اس حکم نامے کی نقل کی وصولی کے پندرہ یوم کے اندر وفاقی محتسب کو دے۔

ذوالفقار ایچ اعوان

ڈائریکٹر (لیگل)

سیکرٹری

قومی اسمبلی اسلام آباد

نمبر 441/WM/2013 مورخہ 6۔ جولائی 2015

نقل برائے اطلاع:

۱۔ سیکرٹری' وفاقی محتسب سیکرٹریٹ' اسلام آباد

۲۔ جناب احمد بلال محبوب' صدر پلڈاٹ

ذوالفقار ایچ اعوان

ڈائریکٹر (لیگل)